رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا — تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ
الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر: غلام نبی — قیمت دو پیسے

جلد ۲۳	مورخہ ۷ رمضان ۱۳۵۴ھ	یوم چہارشنبہ	مطابق ۴ دسمبر ۱۹۳۵ء	نمبر ۱۳۲

پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے ووٹروں کی فہرست

ایک سرکاری اعلان سے جو کسی گزشتہ پرچہ میں درج کیا جا چکا ہے۔ احباب کو [معل]وم ہو گیا ہو گا۔ کہ مجلس وضع قوانین پنجاب کے ووٹروں کی پختہ فہرستیں مکمل کرنے کا کام شروع ہو چکا ہے۔ جو ۳۱ دسمبر ۱۹۳۵ء تک ختم ہو جائے گا۔ پچھلے دنوں جو فہرستیں تیار ہوئی تھیں۔ اور جن کے متعلق احبابِ جماعت کو بار بار تاکید کی گئی تھی۔ کہ ہر وہ مرد اور عورت جو ووٹر بننے کا حق رکھتی ہو اسے ضرور ووٹر بننے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ان فہرستوں پر اب نظر ثانی ہو گی۔ اور اگر کسی کا نام رہ گیا ہو گا۔ تو اب درج کر لیا [ج]ائے گا۔ پس ان اصحاب کو جن میں حسب ذیل شرائط پائی جاتی ہیں۔ پوری طرح اطمینان کر لینا چاہیئے۔ کہ ان کا نام پختہ فہرست میں آ گیا ہے۔ یا نہیں:۔

(۱) وہ اشخاص جو کم از کم پانچ روپیہ سالانہ مالیہ زمین کے مالک یا مزارع موروثی ہوں۔ یا کم از کم دس روپیہ سالانہ مالیہ کی زمین کے جاگیردار یا معافیدار ہوں۔ یا کم از کم ۶ ایکڑ آبپاشی والی زمین یا ۱۲ ایکڑ بارانی زمین کے مزارعین ہوں (۲) ساٹھ روپیہ سالانہ تک کرایہ دیتے ہوں۔ یا انکم ٹیکس۔ اور حیثیت ٹیکس ادا کرتے ہوں۔

(۳) ذیلدار۔ انعام دار۔ نمبردار۔ سفید پوش یا ان کے سربراہ ہوں۔ (۴) فوج کے پنشنر۔ یا علیحدہ شدہ ملازم ہوں:۔

جن اصحاب میں ان میں سے کوئی بات پائی جاتی ہو انہیں اپنے حلقہ کے پٹواری۔ یا ووٹروں کی فہرست بنانے والے محرروں سے پوچھ لینا چاہیئے۔ کہ ان کا نام فہرست میں درج ہے۔ یا نہیں۔ اگر نہ ہو۔ تو اب کرا دینا چاہیئے۔ فی الحال ان ووٹروں کی فہرستیں تیار ہو رہی ہیں۔ جن کو ووٹ کا حق حاصل کرنے کے لئے درخواست پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور ان میں وہ لوگ شامل ہیں۔ جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ وہ لوگ جن کے لئے درخواست دینے کی شرط ہے۔ ان کے متعلق پھر اعلان ہو گا:۔

احمدی اصحاب کو چاہیئے۔ کہ اس بارے میں کسی قسم کی سُستی اور کوتاہی سے کام نہ لیں۔ اور اس کام کو ذاتی نہیں۔ بلکہ قومی سمجھیں۔ دیہاتی اور زمیندار دوست چونکہ عام طور پر پڑھے لکھے نہیں ہوتے۔ اس لئے ان میں سے ہر ایک کو اس امر کی اطلاع دینا لکھے پڑھے اصحاب کا فرض ہے۔ امید ہے۔ کہ اس بارے میں پوری کوشش سے کام لیا جائے گا:۔

سیالکوٹ میونسپلٹی کی ابتر حالت

سیالکوٹ میونسپلٹی نے جب پبلک فنڈ سے بہت بڑی رقم احرار کی پولیٹیکل کانفرنس کے لئے جلسہ گاہ تیار کرنے پر صرف کی۔ اور اس طرح احراری فتنہ پردازوں کے لئے ایک طرف تو رعایا کے مختلف فرقوں میں عداوت اور دشمنی پھیلانے۔ اور دوسری طرف حکومت کے خلاف منافرت اور غصہ پیدا کر کے اشتعال دلانے کا سامان مہیا کیا۔ تو اسی وقت معلوم ہو گیا تھا۔ کہ یہ حلوائی کی دوکان پر دادا جی کی فاتحہ کا معاملہ ہے۔ قابو یافتہ ارکان میونسپلٹی نے احرار کے مونہہ میں لقمہ ڈال کر اپنے مفاد کی حفاظت کرنے۔ اور خود پردہ دری سے محفوظ رہنے کی کوشش کی۔ لیکن معلوم ہوتا ہے حالت اس درجہ ابتر ہو چکی ہے۔ کہ احرار کی خاطر تواضع بھی ارکانِ میونسپلٹی کے کچھ کام نہ آ سکے گی۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے۔ کہ لوکل گورنمنٹ کی طرف سے ارکان بلدیہ کو مطلع کیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے موجودہ طرزِ عمل کو تبدیل کریں۔ ورنہ حکومت میونسپلٹی کو معطل کرنے کی تجویز پر غور کرنے کے لئے مجبور ہو گی:۔

سُنا گیا ہے۔ جب یہ معاملہ میونسپلٹی کے اجلاس میں پیش ہوا۔ تو چند ارکان نے حکومت کے رویہ کو حق بجانب قرار دیا۔ ایک ممبر نے تو یہ ریزولیوشن بھی پیش کر دیا۔ کہ حکومت کو مطلع کر دیا جائے۔ ہم کمیٹی کے توڑے جانے کے طرفدار ہیں۔ ایک اور رکن نے یہ تحریک پیش کی۔ کہ حکومت کو اس معاملہ میں تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرنی چاہیئے۔ آخر یہ تجویز پاس کی گئی۔ کہ حکومت کو مطلع کر دیا جائے۔ کہ آئندہ کمیٹی بے ضابطگیوں اور خلافِ قانون حرکات سے مجتنب رہے گی۔

چونکہ یہ تجویز آئندہ کے متعلق اطمینان دلانے کی بجائے اعترافِ جرم کا ثبوت پیش کر رہی ہے علاوہ ازیں اس سے ان نقصانات کی تلافی نہیں ہو سکتی۔ جو میونسپلٹی کے بعض ارکان کی وجہ سے پبلک کو پہنچ چکے ہیں۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ حکومت پبلک کے مفاد کی خاطر مؤثر قدم اُٹھائے۔ اور ذاتی اغراض کی خاطر قانون کی پرواہ نہ کرنے والوں کے لئے مثال قائم کرے:۔

ڈکٹیٹر احرار کا فتویٰ احرار کے متعلق

ایک عرصہ سے لیڈرانِ احرار جماعتِ احمدیہ کے خلاف جو معاندانہ رویہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اور جس کے نتیجہ میں ان کی طرف سے انتہا درجہ کی بدزبانی کے علاوہ نہ صرف کئی ایک بیرونی مقامات میں بلکہ خود قادیان میں احمدیوں پر قاتلانہ حملے ہو چکے ہیں۔ حتیٰ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لختِ جگر پر ایک نہایت ہی ذلیل درجہ کے احراری سے حملہ کرایا گیا۔ ان کے ڈکٹیٹر چودھری افضل حق نے حال ہی میں ایک سکھ پر قاتلانہ حملہ کے متعلق کونسل میں تحریکِ التواء پر تقریر کرتے ہوئے کہا:۔

"میں سمجھتا ہوں۔ کہ جو مسلمان ایسے شرمناک اور قابلِ نفرین حملے یا قتل کا ارتکاب کرتا ہے۔ میں اسے تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہوں"۔

اگر یہ اعلان سکھوں کی اس کرپان سے ڈر کر نہیں کیا گیا۔ جس سے چودھری افضل حق نے مسلمانوں کو خوفزدہ کرکے مسجد شہید گنج کے انہدام کے خلاف چیخ و پکار سے باز رکھنے کی کوشش کی تھی۔ اور کہا تھا مسجد کی بحالی اس لئے ناممکن ہے کہ سکھ کی کرپان کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ تو اپنے اور دوسرے احرار کے اس رویہ کے متعلق ان کا کیا ارشاد ہے۔ جو انہوں نے قادیان اور دوسرے مقامات میں احمدیوں کے متعلق اختیار کر رکھا ہے۔ اگر کسی مسلمان کو مسلمان تسلیم کرنے سے چودہری افضل حق اس لئے انکار کر سکتے ہیں۔ کہ اس نے کسی سکھ پر حملہ کیا۔ اور اس بات کی بھی کوئی پروا کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کہ حملہ کن حالات میں کیا گیا۔ تو جو لوگ مسلمان کہلانے والوں پر حملہ آور ہوں انہیں بدرجہ اولیٰ مسلمان نہیں سمجھا جا سکتا۔

سب نظر بند رہا کئے جائیں

مسجد شہید گنج کے متعلق مسلم ایجی ٹیشن کے دوران میں جن مسلمان لیڈروں کو نظر بند کیا گیا تھا۔ ان میں سے مولانا سید حبیب اور بعض دوسرے اصحاب کو رہا کر دیا گیا ہے۔ لیکن ابھی تک کئی ایک بدستور نظر بند ہیں۔ جن میں سے مولوی ظفر علی صاحب۔ مولوی اختر علی صاحب خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ کیونکہ ان کے نظر بند ہونے کی وجہ سے اخبار "زمیندار" کی اشاعت بھی معرضِ التوا میں پڑی ہوئی ہے۔ چونکہ اس وقت تک نہ صرف نظر بند بلاوجہ بہت کچھ نقصان اٹھا چکے ہیں۔ بلکہ مسلمانوں کو لیڈروں سے محروم ہو جانے کی وجہ سے سخت نقصان پہونچ چکا ہے۔ اس لئے حکومت کو چاہیئے۔ کہ سب نظر بندوں کو رہا کر دے۔ اور ساتھ ہی ان اخبارات کی ضمانتیں منسوخ کر دے جو ضمانت کی رقم مہیا نہ کر سکنے کی وجہ سے بند پڑے ہیں۔ غیر مسلموں کی طرف سے چونکہ مسلمانوں کو مبتلائے مصائب کرنے کے سامان پوری کوشش سے کئے جا رہے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ مسلمانوں

تحریکِ قرضہ چالیس ہزار میں احباب جلد حصہ لیں

سلسلہ کی بعض اہم اور فوری ضروریات کے لئے میں نے چالیس ہزار روپیہ کے قرضہ کی جو تحریک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایماء سے کی تھی۔ اس کی طرف احباب نے ابھی تک اتنی توجہ نہیں کی۔ جتنی اس کی اہمیت کے لحاظ سے کرنی چاہیئے تھی۔ حالانکہ یہ ثواب حاصل کرنے کا ایک ایسا موقعہ ہے۔ کہ جسے ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ قرض دیگر جس کی حسب وعدہ ادائیگی یقینی اور قطعی ہو۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مالی جہاد کرنے والوں میں شامل ہو جانا اتنا سستا سودا ہے۔ کہ کسی صاحبِ استطاعت مومن کو اس میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے۔ احباب کی مزید سہولت کے لئے یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ جنوری ۱۹۳۶ء کے بعد جن احباب کو کسی وجہ سے روپیہ کی فوری ضرورت پیش آئے۔ اور وہ اپنا روپیہ واپس لینا چاہیں۔ تو پانسو تک پندرہ یوم اور ایک ہزار کے لئے ایک ماہ کے نوٹس پر انہیں مل سکے گا۔ اس قرضہ کی رفتار بہت سست ہے۔ حکومتیں کروڑوں روپیہ قرض مانگتی ہیں۔ اور وہ چند گھنٹوں میں پورا ہو جاتا ہے۔ بلکہ اکثر قرضہ دینے والوں کو مایوس ہونا پڑتا ہے۔ لیکن خدا کی راہ میں صرف چالیس ہزار قرض کا مطالبہ ہے۔ اور وہ بھی ابھی تک پورا نہیں ہوا۔ جو لوگ روپیہ رکھتے ہوئے اس تحریک میں حصہ لینے سے کسی نہ کسی وجہ سے متامل ہیں۔ انہیں سوچنا چاہیئے۔ کہ کیا خدائی گورنمنٹ سے زیادہ قابلِ اعتماد گورنمنٹ بھی کوئی ہو سکتی ہے۔ اور کیا وہ اجرِ عظیم ان چند سکوں سے بھی کمتر ہے۔ جو دنیوی حکومتوں کو قرض دینے والے سود کی صورت میں حاصل کرتے ہیں۔

ایسے مواقع بار بار نہیں ملا کرتے۔ نہ احمدیت پر ہمیشہ ایسے ایام رہیں گے۔ اور نہ ہمیشہ اس رنگ میں خدمت کے مواقع میسر آئیں گے۔ پس خوش قسمت ہیں وہ جو اس وقت کی قدر کریں۔ اور اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔

فرزند علی عفی عنہ ناظر امور عامہ

لاہور میں افسوسناک فرقہ وارانہ کشیدگی

الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے

لاہور یکم دسمبر۔ افسوس کہ لاہور ایک مرتبہ پھر شدید فرقہ وارانہ کشیدگی کی آماجگاہ بن گیا۔ ۳۰ نومبر کو سکھوں نے سری گورو تیغ بہادر کی یادگار میں بڑی تیاریوں کے ساتھ جلوس نکالا جس کی ترتیب آجکل کی فضا کو مدنظر رکھتے ہوئے مذہبی حیثیت کی بجائے سیاسی نوعیت کی رکھی گئی۔ گویا یہ ایک قومی مظاہرہ تھا۔ جس میں سکھوں نے مسلمانوں کو مرعوب کرنے کا موقعہ بہم پہونچایا۔ جلوس کو زیادہ سے زیادہ پُر رعب بنانے کی غرض سے مضافات لاہور اور دیگر مقامات سے جتھے طلب کئے گئے۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ جلوس میں ایک لاکھ سے زیادہ آدمی شامل ہوئے۔ اس جلوس کی ایک خصوصیت یہ تھی۔ کہ ہندو بحیثیت قوم اس میں شامل تھے۔ بلکہ جلوس کی ترتیب اور اس کے دیگر مظاہرات میں ان کا عنصر نمایاں طور پر معلوم ہوتا تھا۔ اگر ایک طرف ماسٹر تارا سنگھ سکھوں کی قیادت کر رہے تھے۔ تو دوسری طرف پنڈت کرشن کانت مالویہ ہندو مہا سبھا کے نمائندہ کے طور پر ہندوؤں کی راہنمائی کر رہے تھے۔ جلوس کے عام رجحان کا اندازہ ان قطعات سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو اردو ہندی اور گورمکھی زبان میں لکھے ہوئے جھنڈوں کی صورت میں جلوس کے ہمراہ تھے۔ چند ایک کا مضمون یہ تھا۔ "ہندو سکھ زندہ باد"۔ "کسے قول قرآں کند اعتبار۔ ہماں لحظہ آخر شود مرد خوار"۔ "کوئی طاقت گوردوارہ شہید گنج کو سکھوں کے ہاتھ سے نہیں چھین سکتی"۔ وغیرہ وغیرہ۔ ان قطعات سے زیادہ اشتعال انگیز اور قابلِ اعتراض نعرے اور اشعار تھے۔ جو خاص طور پر مساجد مسلم مراکز اور اسلامی اخبارات کے دفاتر کے سامنے زور زور کے ساتھ لگائے جاتے تھے۔ اس اشتعال انگیزی کے نتیجہ میں موچی دروازہ کے باہر فساد کا سخت خطرہ پیدا ہو گیا۔ بلکہ چند ایک مسلمان اور ہندو سکھ زخمی بھی ہوئے۔ مسلمان دوکانداروں پر دست درازی کی گئی۔ تا آنکہ ہوا میں فائر کئے گئے جس پر لوگ منتشر ہو گئے۔ باہمی نفرت اور عدم اعتمادی کے جذبات انتہا تک پہونچ گئے۔ اس حالت کے پیشِ نظر حکام نے مزید احتیاطی تدابیر اختیار کیں۔ اہم مراکز میں پولیس کے پہرے اور مضبوط کر دئے۔ باہر سے ایڈیشنل پولیس منگوائی گئی۔ تین کمپنیاں کوتوالی میں تیار رکھی گئیں۔ لیکن آج شہر میں ایک عام ہڑتال ہے۔ بیرون دہلی دروازہ۔ کشمیری بازار۔ ڈبی بازار وغیرہ تمام بند ہیں۔ شہر کے مختلف حصوں میں اکّے دکّے حملے ہوتے رہے۔ چنانچہ صورت حالات کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے بارہ بجے بعد دوپہر دفعہ ۱۴۴ اور کرفیو آرڈر کے نفاذ کا اعلان کر دیا گیا۔ اور ۹ بجے رات اور ۷ بجے صبح کے درمیانی اوقات میں باہر نکلنے کی ممانعت ہو گئی۔ پولیس کا پہرہ اور زیادہ مضبوط کر دیا گیا ہے گورہ فوج اور رسالہ منگوا لیا گیا ہے۔ اور شہر لاہور ایک مرتبہ پھر فوجی کیمپ کی صورت میں تبدیل ہو رہا ہے۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کیلئے دعائے صحت کی جائے

معلوم ہوا ہے کہ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی صحت پھر زیادہ ناساز ہو گئی ہے۔ احباب ان کے لئے خاص طور پر دعائے صحت فرمائیں۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲ دسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

میاں شاہد احمد ابن خان محمد عبد اللہ خانصاحب کی صحت اب اچھی ہے۔

مولانا غلام رسول صاحب راجیکی یکم رمضان المبارک حیدر آباد دکن سے تشریف لائے۔ اور ۲ رمضان سے درس دینا شروع کر دیا ہے۔

بابو محمد صدیق صاحب متوطن گھوگھیاٹ ضلع شاہ پور کی والدہ صاحبہ جو قادیان میں کچھ عرصہ سے مقیم تھیں۔ چند دن بیمار رہنے کے بعد ۲۹ نومبر وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۳۰ نومبر کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی احباب دعائے مغفرت کریں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک تقریر

احمدی نوجوانوں کو نصائح

۱۶ نومبر کو انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کے نوجوانوں نے مولوی محمد یار صاحب عارف مولوی فاضل مبلغ انگلستان کے اعزاز میں شاندار دعوت چائے دی۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شرکت فرمائی۔ ایڈریس اور جواب ایڈریس کے بعد حضور نے حسب ذیل تقریر فرمائی:۔

ہمارے عام محاورات میں

بعض الفاظ

اس قسم کے رائج ہو چکے ہیں۔ کہ اگرچہ بظاہر ان کے معانی سے کوئی بُرا اثر محسوس نہیں ہوتا۔ لیکن امید ہو سکتی ہے۔ کہ آئندہ ان سے غلط مفہوم پیدا ہو۔ اس قسم کے الفاظ میں سے His Holiness کا لفظ بھی ہے۔ یہ محاورہ جہاں تک میرا خیال ہے مفتی محمد صادق صاحب اور مولوی عبد الرحیم صاحب نیر نے شروع کیا تھا۔ رومن کیتھولک اس لفظ کو اپنے پوپ کی نسبت استعمال کرتے تھے۔ کیونکہ وہ اس کو کلی طور پر معصوم عن الخطاء سمجھتے تھے۔ اور اس بات کے قائل ہیں۔ کہ اگر کبھی پوپ کوئی حکم خلاف شریعت بھی دے دے۔ تو وہی شریعت ہے۔ اور اس کی زندگی تک اسی پر عمل ہوتا رہے گا۔ کیونکہ وہ مانتے ہیں۔ کہ جو کچھ وہ کہتا ہے خدا کی طرف سے ہوتا ہے۔

لیکن ہم کسی انسان کو معصوم عن الخطاء نہیں مان سکتے۔

بشری قسم کی غلطیاں

تو ہر انسان سے ہو سکتی ہیں۔ البتہ یہ مانتے ہیں۔ کہ انبیاء سے شرعی غلطیاں نہیں ہو سکتیں اور وہ اس پہلو سے معصوم عن الخطاء ہوتے ہیں۔ ہماری زبان میں

حضرت کا لفظ

ادب کے مقام پر بولا جاتا ہے۔ لیکن بقول "ہر چہ گیرد علتی علت شود" آج کل بعض لوگ اس کا استعمال بدمعاش کے معنوں میں کرتے ہیں لیکن اس سے اس کی حقیقت اور اصلیت میں فرق نہیں پڑ سکتا:۔ ہمیں

اسلامی اصطلاحات

سے ایک گہرا تعلق ہونا چاہیئے۔ ایسا گہرا تعلق کہ جیسا باپ کو اپنے بیٹے سے بھی نہیں ہوتا۔ اور ہمیشہ اسلامی اصطلاحات کو رواج دینا چاہیئے۔ کیونکہ دوسری اصطلاحات کو استعمال کرنے سے بعض دفعہ غلط فہمی ہو سکتی ہے۔ ممکن ہے بعد میں آنے والے لوگ یہی سمجھیں۔ کہ ہمارا بھی یہی عقیدہ تھا۔ جو غیر اسلامی اصطلاح استعمال کرنے والوں کا اس اصطلاح کے متعلق تھا۔ ممکن ہے وہ ہمارے متعلق یہی سمجھیں۔ کہ ہم His Holiness کا لفظ اسلامی عقیدہ کے مطابق ہی استعمال کرتے تھے۔ تاہم مناسب یہی معلوم ہوتا ہے کہ نہ ہم غلطی کریں۔ اور نہ آئندہ اپنی اولادوں کو غلطی میں مبتلا ہونے دیں۔ ایک غلط فہمی کی وجہ سے یہ مینگنگ مغرب کے بعد ہو رہی ہے۔ جب کسی سے کوئی غلطی ہو جاتی ہے۔ تو وہ خیال کر لیتا ہے۔ کہ Oh I am sorry. کہہ کر معاملہ کو ختم کر دیا جائے گا۔ لیکن میرا یہ طریق ہے۔ کہ جب تک کوئی شخص اس امر کے متعلق جس پر اسے گرفت کی گئی ہو مکمل جواب نہ دے دے۔ اس وقت تک میں اس سے کوئی بات کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ تا اسے I am sorry. نہ کہنا پڑے:۔

میں چاہتا ہوں۔ کہ

ہمارہ طرۂ امتیاز

اور ہمارا قدم اخلاقی معیار کے لحاظ سے بہت اونچا ہو۔ یہ واقعہ میرے سامنے کا نہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت کا ہے کہ آپ کو اطلاع ملی۔ ایک احمدی نے بغیر ٹکٹ کے سفر کیا اور قادیان آیا ہے۔ یہ سن کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی وقت اپنی جیب سے اسے کچھ رقم دی۔ اور فرمایا ریل کی چوری بھی ویسی ہی چوری ہے۔ جیسی کسی دوسری چیز کی چوری ہوتی ہے۔ تم ریلوے والوں کو ان کا کرایہ ادا کر دو۔ اور جانی دفعہ ٹکٹ لے کر جاؤ۔

پس ہمارا اصل معیار

دیانت داری اور صداقت

ہے۔ اگر ہم اس کو قائم کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ تو ہمیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ ہم ترقی کی طرف جا رہے ہیں۔ دنیا میں اگر کوئی لازوال دولت ہے۔ تو دیانت اور امانت ہی ہے۔ جو خدا نے اپنے بندوں کے لئے بھیجی ہے۔ اس کے حصول کے لئے کوشش کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اس دنیا کی زندگی حقیقی زندگی نہیں۔ بلکہ جو بعد کی زندگی ہے۔ وہی

اصل زندگی

ہے۔ اگر کوئی شخص مدرسہ کی زندگی کو اصل زندگی سمجھتا ہے۔ تو وہ ہمیشہ ناکام رہتا ہے جب میں ابتدائی زمانہ میں رامپور گیا۔ تو وہاں کے مدرسہ میں ایک پٹھان کو دیکھا جس کے بال سفید ہو چکے تھے۔ اور اس کی عمر ۴۵ سال کے قریب تھی۔ اس سے دریافت کیا گیا کہ کیا تم اتنی مدت تک پڑھ ہی رہے ہو۔ اس نے کہا ہاں اس وقت تک تین دفعہ بخاری شریف ختم کر چکا ہوں۔ میں نے اس سے دریافت کیا کس غرض کے لئے پڑھ رہے ہو۔ اس نے کہا اگر میں یہاں سے فارغ ہو کر باہر چلا جاؤں تو روٹی کہاں سے کھاؤں۔ میں یہاں اس انتظار میں ہوں کہ مولوی صاحب مریں۔ تو میں ان کا قائم مقام بنوں۔ تو بعض لوگ طالب علمی کو ہی اپنا مقصد قرار دے لیتے ہیں۔ ہم اس بحث میں نہیں پڑتے کہ وہ غلطی کرتے ہیں یا نہیں۔ مگر یہ یقینی بات ہے۔ کہ وہ لوگ غلطی پر ہیں۔ جو اس زندگی کو اپنا مقصد قرار دے لیتے ہیں۔ حالانکہ یہ زندگی اگلی زندگی کا ایک قلیل ترین جزو ہے۔ اور

اگلی زندگی کے لئے

دیانت اور امانت عظیم الشان خزانے ہیں۔ اگر ہم ان کو چھوڑ دیں۔ تو ہم سے بڑھ کر گھاٹے میں اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ ہم میں سے کتنے ہیں جنہیں احمدیت کی وجہ سے اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو نہیں چھوڑنا پڑا۔ بہت قلیل تعداد ان لوگوں کی ہے۔ جن کو یہ قربانیاں نہیں کرنی پڑیں۔ حتیٰ کہ ہمارا خاندان جس کے مقامی حالات کی وجہ سے بظاہر ممکن نہیں معلوم ہوتا کہ ہمیں بھی اس مشکل سے دوچار ہونا پڑا ہوگا ہمارے بھی بہت سے رشتہ داروں کے ہم سے تعلقات احمدیت کی وجہ سے منقطع ہو گئے میری بیوی کے چچا انسپکٹر آف سکولز تھے۔ غیر متعصب بھی تھے۔ قادیان میں انسپکشن کے لئے آئے۔ تو انہوں نے پوری کوشش کی کہ مجھ سے نہ ملیں۔ ایک دفعہ لاہور میں ایک شادی کے موقعہ پر مجھ سے انہی کے خاندان کے ایک شخص نے کہا آپ کیوں ان سے نہیں ملتے۔ میں نے کہا وہ ملنا نہیں چاہتے میری تو خواہش ہے کہ ان سے ملوں ہم یہ باتیں کر ہی رہے تھے۔ کہ اتنے میں وہ آگئے ان صاحب نے ان سے میری ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا۔ تو انہوں نے کہا ابھی آتا ہوں۔ اور پھر جب تک ہم وہاں رہے۔ وہ تقریب میں شامل نہ ہوئے۔

میں سمجھتا ہوں ہمارے درجنوں ایسے رشتہ دار ہیں۔ جو

احمدیت کی وجہ سے منقطع

ہو گئے۔ اس واسطے نہیں۔ کہ ہم ان سے نہیں ملنا چاہتے۔ بلکہ اس واسطے کہ وہ نہیں ملنا چاہتے ہمیں اپنے خاندان کے لوگوں سے گالیاں ملتی تھیں ہماری تائی صاحبہ جو بعد میں احمدی ہو گئیں وہ ہم کو بُرا بھلا کہتی تھیں۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ جبکہ میری عمر ۶-۷ سال کی ہوگی۔ میں سیڑھیوں پر چڑھ رہا تھا۔ تو انہوں نے میری طرف دیکھ کر بار بار یہ کہنا شروع کیا "جیہو جیہا کاں او ہو جیہی کوکو" اس فقرہ کو انہوں نے اتنی دفعہ دہرایا کہ مجھے یاد ہو گیا۔ میں نے گھر میں جا کر یہ بات بتلائی۔ اور پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ تو انہوں نے بتایا جیسے باپ بُرا ہے۔ ویسا ہی بیٹا بھی بُرا ہے۔

قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بائیکاٹ کیا گیا۔ لوگوں کو آپ کے گھر کا کام کرنے سے روکا جاتا۔ کمہاروں کو روکا گیا۔ چوہڑوں کو صفائی سے روکا گیا۔ ہمارے عزیز ترین بھائی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بھاوج اور دیگر عزیز رشتہ دار حتیٰ کہ آپ کے ماموں زاد بھائی علی شیر یہ سب طرح طرح کی تکلیفیں دیا کرتے تھے۔

ایک دفعہ گجرات کے علاقہ کے کچھ دوست جو سات بھائی تھے قادیان میں آئے۔ اور باغ کی طرف اس واسطے گئے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب ہوتا تھا۔ راستہ میں ہمارے ایک رشتہ دار بابیچہ لگوا رہے تھے۔

انہوں نے ان سے دریافت کیا۔ کہاں سے آئے ہو۔ اور کیوں آئے ہو۔ انہوں نے جواب میں کہا۔ گجرات سے آئے ہیں۔ اور حضرت مرزا صاحب کے لئے آئے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ دیکھو۔ میں ان کے ماموں کا لڑکا ہوں میں خوب جانتا ہوں۔ یہ ایسے ہیں۔ ویسے ہیں۔ ان میں سے ایک نے جو دوسروں سے آگے تھا۔ بڑھ کر ان کو پکڑ لیا۔ اور اپنے بھائیوں کو آواز دی۔ کہ جلدی آؤ۔ اس پر وہ شخص گھبرایا تو اس احمدی نے کہا۔ میں تمہیں مارتا نہیں۔ کیونکہ تم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رشتہ دار ہو۔ میں اپنے بھائیوں کو تمہاری شکل دکھانی چاہتا ہوں۔ کیونکہ ہم سنا کرتے تھے۔ کہ شیطان نظر نہیں آتا۔ مگر آج ہم نے دیکھ لیا ہے۔ کہ وہ ایسا ہوتا ہے۔ پس ہم میں سے کوئی نہیں۔ جس نے اپنے

رشتہ داروں۔ قریبیوں اور اپنے احساسات کی قربانی

نہیں کی۔ اور آج کل جو کچھ دنیا میں ہمیں کہا جاتا ہے۔ کون اسے آسانی سے سن سکتا ہے۔ مخالف یہ سب کچھ اس لئے کر رہے ہیں۔ کہ ہم نے خدا کے فرستادہ کو قبول کیا ہے۔ جب ہم نے احمدیت کے لئے دنیا کو قربان کر دیا ہے۔ دنیا کی سب چیزوں کو کھو کر دیانت اور امانت کو حاصل کیا ہے تو نوجوانو! دیانت اور امانت کا ایسا ثبوت دو۔ کہ کوئی تم پر حرف نہ لا سکے۔

بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ افراد کو لوٹنا بد دیانتی نہیں ہے۔ بعض یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ انجمنوں کو لوٹنا بد دیانتی نہیں ہے۔ گورنمنٹ کے بعض افراد یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ عوام الناس کو لوٹنا بُرا نہیں ہے۔ اور بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ کو لوٹنا بُرا نہیں ہے۔ لیکن کسی کا حق مارنا خواہ وہ کوئی ہو۔ گناہ ہے۔ اور قابل گرفت جرم۔ آج کل کے اہلحدیثوں کو خصوصاً یہ غلطی لگی ہوئی ہے۔ کہ

غیر مذاہب کے لوگوں کا مال

کھانا بُرا نہیں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اپنے ایک رشتہ دار کا واقعہ بیان فرمایا کرتے تھے۔ کہ اس کو انہوں نے اٹھنی دی۔ کہ بازار سے سودا لے آؤ۔ وہ سودا بھی لے آیا۔ اور اٹھنی بھی لے آیا۔ اور ان کو دینی چاہی۔ انہوں نے پوچھا۔ کیسی ہے۔ اس نے کہا۔ کہ

مال غنیمت

ہے۔ ان کے استفسار پر اس نے بیان کیا۔ کہ وہ دوکاندار اٹھنی کو صندوقچی کے اوپر رکھ کر اندر کوئی چیز لینے کے لئے گیا۔ تو میں نے اٹھا لی۔ اور سودا بھی لے لیا۔ گویا اس کے نزدیک غیر مذہب کے آدمی کا مال لینا جائز تھا۔ اور یہ بد دیانتی نہیں تھی۔ حالانکہ دیانت کا سوال اپنے مذہب کے لوگوں تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ وسیع اصول ہے۔ اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان سے بد دیانتی سے پیش آئے۔ یا عیسائی عیسائی سے بد دیانتی کرے۔ تو یہ اس قدر بُرا نہیں۔ جس قدر یہ بُرا ہے۔ کہ کوئی مسلمان کسی ہندو سے یہ سمجھ کر بد دیانتی کرے۔ کہ اسلام نے اسے اس بات کی اجازت دی ہے۔ کیونکہ اس طرح ایک تو اس نے بد دیانتی کر کے گناہ کیا۔ دوسرے اس کو اسلام سے اور دُور کر دیا۔

پس تمہارے اخلاق اس قسم کے ہونے چاہئیں۔ کہ تمہارے ہمسائے تم پر انگلیاں نہ اٹھائیں بلکہ تعریف کریں۔ اور کہیں۔ کہ یہ کبھی جھوٹ نہیں کہہ سکتا۔ یہ کبھی بد دیانتی نہیں کرتا۔ کئی لوگ مذہباً احمدیت کی سچائی کو مان لیتے ہیں۔ اور احمدیت میں داخل ہو کر اصلاح کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ لیکن بعض دفعہ مرض کے طور پر وہ غلطی بھی کر جاتے ہیں۔ لیکن تمہارے لئے کتنا اچھا موقعہ ہے۔ کہ بچپن سے تمہارے کانوں میں یہ آواز پڑتی چلی آ رہی ہے۔ کہ دیانت اچھی چیز ہے۔ اگر ایسے ماحول کے ہوتے ہوئے بھی تم میں سے کوئی کسی وقت دیانت کو چھوڑ دے۔ تو

افسوس کا مقام

ہے۔

ایک عیسائی کے نزدیک لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی کوئی قیمت نہیں۔ کیونکہ وہ تثلیث کا قائل ہے ایک سناتنی کے نزدیک لا الٰہ الا اللّٰہ کی کوئی قیمت نہیں۔ کیونکہ وہ بتوں کا پجاری ہے ایک آریہ کے نزدیک حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کوئی قیمت نہیں۔ کیونکہ وہ اس بات کا قائل ہے۔ کہ ویدوں کے رشیوں کے بعد کسی سے خدا ہمکلام نہیں ہو سکتا۔ لیکن ان سب کے نزدیک دیانت اور امانت کی قیمت ہے کیونکہ سب کے سب اس کو قیمتی خیال کرتے ہیں اور وہ تمہارے نیک نمونہ سے یقیناً متاثر ہونگے اور اقرار کریں گے۔ کہ احمدیت نے ان کے اندر ایک ایسی تبدیلی پیدا کر دی ہے۔ اور ان کو ایک ایسی چیز دیدی ہے۔ جو عام طور پر دوسروں میں نہیں پائی جاتی۔ اس طرح تم لوگوں کے دلوں کو متاثر کر سکتے ہو۔ باقی مسائل کے متعلق ان کو ہزاروں اعتراض ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ ایسے خزانے ہیں۔ جو ابھی ان کے لحاظ سے زمین میں دبے ہوئے ہیں۔ لیکن یہ ایک بالکل ظاہر چیز ہے۔ اور ہر ایک اس کی صداقت کا قائل ہے۔ پس اخلاق اور اعلےٰ نمونہ کے ساتھ احمدیت کی تبلیغ اور اس کی خدمت کرو۔

اس کے بعد میں ایڈریس کی اس بات کی طرف آتا ہوں۔ کہ عیسائی ہم پر یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے اخلاق اچھے نہیں ہیں۔ اس اعتراض کا جو جواب مولوی محمد یار صاحب نے دیا ہے۔ وہ جواب بھی نہایت لطیف ہے۔ لیکن ایک اور بات یہ بھی یاد رہے۔ کہ جب مبلغ کے سامنے یہ سوال پیش ہو۔ تو اسے کہہ دینا چاہیئے۔ کہ میں تو انسان ہوں۔ میرا تعلق خداتعالےٰ سے ہے۔ ہم

خدا کی محبت

کو اور دیانت اور امانت کو دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ مجھے اس سے کوئی غرض نہیں۔ کہ کوئی مسلمان یا ہندو یا عیسائی کیا کرتا ہے۔ ہاں اس سے ضرور مجھے غرض ہے۔ کہ لوگ دیانت اور امانت پر چلیں۔ میں مسلمانوں کو اس امر کی تاکید کرتا ہوں۔ کہ اسلام کے احکام پر عمل کریں اور عیسائیوں سے کہتا ہوں۔ کہ انجیل پر عمل کریں۔ اور اگر ہر دو قومیں اس طرح کریں یعنی مسلمان اسلام پر اور عیسائی انجیل پر عمل پیرا ہوں۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ وہ ملک جہاں مسلمان بستے ہونگے۔ نہایت امن اور سکون ہوگا۔ لیکن جہاں عیسائیت کی تعلیم پر عمل ہو رہا ہوگا۔ وہاں ابتری پھیلی ہوئی ہوگی۔

مصر کا ایک واقعہ

ہے۔ کہ ایک پادری ہمیشہ اس امر کا وعظ کرتا کہ عیسائیت بہت اچھی ہے۔ محبت کی تعلیم دیتی ہے۔ رحم دلی کی تاکید کرتی ہے۔ قریب تھا۔ کہ اس کی چکنی چپڑی باتوں میں مسلمانوں کا ایک بڑا طبقہ گرفتار ہو جاتا۔ کہ ایک مسلمان کو نہایت ہی مفید تجویز سوجھی۔ اس نے اس پادری کے گال پر زور سے تھپڑ مارا۔ پادری نے جب اسے مارنا چاہا۔ تو اس نے کہا۔ کہ آپ اپنی تعلیم پر عمل کریں۔ اور دوسرا گال بھی میری طرف کر دیں۔ پادری نے کہا۔ کہ اگر میں اپنی تعلیم پر عمل کروں۔ تو میرا چلنا پھرنا دوبھر ہو جائے اب میں تمہاری تعلیم پر ہی عمل کروں گا۔

جرمن اور فرانس کی لڑائی

پر بعض پادریوں کی طرف سے سوال اٹھایا گیا تھا کہ یہ لڑائی عیسائیت کی تعلیم کے خلاف ہے۔ فرانس کو چاہیئے تھا۔ کہ بلجیم چھوڑ فرانس کے علاقے بھی جرمن کے حوالے کر دیتا۔ اور لڑائی ختم ہو جاتی۔

پس اگر ہر قوم اپنے مذہب پر عمل کرے۔ تو بغیر تبلیغ کرنے کے اسلام کی فوقیت ثابت ہو جائے گی۔ مسلمانوں میں جب بھی فساد ہوتا ہے وہ اسلام کو چھوڑنے سے ہی ہوتا ہے۔ لیکن دوسری قوموں میں جب فساد ہوتا ہے۔ اپنے مذہب پر چلنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اسلام کے مقابل کوئی مذہب عملی طور پر ٹھیر نہیں سکتا۔ اور

مسلمانوں کے نقائص

کی وجہ سے ہی خداتعالےٰ نے احمدیت کو قائم کیا ہے۔ اگر ہم اس بات کو اپنے عمل سے بھی ثابت کر سکیں۔ تو احمدیت بہت جلد پھیل سکتی ہے۔ لیکن اگر تمہارے اندر نہ قربانی کا جذبہ ہو۔ نہ غریبوں سے حسن سلوک نہ سچائی نہ امانت نہ بڑوں کا ادب نہ ان سے ہمدردی تو تم اس سوال کا کیا جواب دو گے کہ تم نے مسیح موعود کو مان کر کیا حاصل کیا۔ اس سے قبل ایک وقت تھا۔ کہ تم کہہ سکتے تھے۔ ابھی انتظار کرو۔ بیج ابھی بویا گیا ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد پھل لائے گا۔ یہ وہ زمانہ تھا۔ جب کہ لوگ احمدیت میں نئے نئے داخل ہوئے تھے۔ اور تم لوگوں کو تسلی دلا سکتے تھے۔ کہ ابھی ان نو احمدیوں پر سے پچھلی میل دور نہیں ہوئی۔ لیکن جب کونپل درخت بن جائے۔ اور پھر اس پر ایک لمبا عرصہ بھی گذر جائے۔ مگر وہ درخت پھل نہ لائے۔ تو اس حالت میں

معترض کو کیا جواب دیا جا سکتا ہے

پس تمہاری ذمہ داری پہلوں سے زیادہ ہے تمہارے کام اور جذبات دوسروں سے بالکل ممتاز ہونے چاہئیں۔ تمہاری زندگیاں بنی نوع انسان کی ہمدردی میں گذرنے والی ہوں۔

تم میں سے کتنے ہیں۔ جو اپنے ہفتہ کے اوقات میں سے کچھ حصہ بنی نوع انسان کی ہمدردی کے کام پر خرچ کرتے ہیں۔ طالب علم بھی بڑے آدمی کی طرح خدمت کر سکتا ہے۔ اور تمہاری

غربت کو ملحوظ رکھتے ہوئے تمہاری قربانی کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ تم کچھ کر کے دکھاؤ۔ مجھے لنڈن کے ہورس راجرز کا قصہ بہت پسند آتا ہے اس کا ایک نوکر تھا۔ جو اس سے بہت تھوڑی تنخواہ حاصل کرتا تھا۔ ایک دن اس نے مذاقاً نوکر سے کہا۔ میرا تو دیوالہ نکل گیا ہے۔ اور اب میں تمہیں اتنی تنخواہ نہیں دے سکتا۔ اس پر نوکر نے بیس تیس یا چالیس روپے جو اپنی تنخواہ سے بچائے ہوئے تھے۔ اپنے مالک کے سامنے پیش کر دئے۔ اس کا اس پر بہت بڑا اثر ہوا۔ تو چھوٹی سے چھوٹی قربانی کی بھی قدر بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اور جذبات قربانی کی عظمت کو بلند کر دیتے ہیں۔ اگر مثلاً راکفیلر کسی کو دس لاکھ روپیہ دے دے۔ تو اسے کوئی بڑی بات نہ سمجھی جائے گی۔ لیکن اگر کوئی غریب کسی کو ایک روپیہ بھی دیدے تو اس کو خاص وقعت دی جائے گی۔ پس

دلوں پر اثر ڈالنے والی قربانی کی وسعت ہوتی ہے۔ نہ کہ اس چیز کی بڑائی اسی طرح طالب علمی کے زمانہ کی چھوٹی چھوٹی قربانیاں بہت اثر پیدا کر سکتی ہیں۔

تم اپنی زندگیوں کو احمدیت کے معیار پر لاؤ۔ جو شخص صداقت کے لئے قربانی کرتا ہے۔ وہ کبھی نہیں مرتا۔ جیسا کہ میں نے خطبہ میں بھی بیان کیا تھا۔ کہ خدا تعالےٰ ایسے انسانوں کے متعلق فرماتا ہے۔ بل ھم احیاء۔ وہ ہمیشہ زندہ رکھے جاتے ہیں۔ پس یہ خیال تمہیں بزدل نہ بنائے۔ کہ تم بڑی قربانی نہیں کر سکتے۔ اگر تمہاری قربانی دوسرے نوجوانوں کو غیرت دلانے والی ہوگی۔ تو تم دنیا میں ایک ایسا بیج بوؤ گے جسے کوئی اکھاڑ نہ سکے گا۔ اپنے اندر اس روح کو پیدا کرو۔ کہ دنیا میں دین کے لئے قربانی کرنے والا کبھی نہیں مرتا۔

نوشتہ۔ خاکسار:۔ عبدالرحمٰن انور مولوی فاضل

گوجرہ کے احمدیوں پر فوجداری مقدمہ کا فیصلہ

عبدالواحد صاحب۔ ماسٹر محمد دین صاحب اور میاں عبداللہ صاحب کے خلاف جو مقدمہ گوجرہ کے احراریوں نے زیر دفعہ ۲۵۲ دائر کر رکھا تھا۔ فیصلہ سناتے ہوئے لوئر کورٹ نے ماسٹر محمد دین صاحب اور میاں محمد عبداللہ صاحب کو بری کر دیا۔ اور عبدالواحد صاحب کو دو ماہ قید سخت کی سزا دی۔ عبدالواحد صاحب کو سشن جج صاحب ضلع لائل پور نے اپیل کرنے پر ضمانت پر رہا کر دیا تھا۔ مورخہ ۲۵/۱۱/۲ کو ان کی اپیل کی سماعت ہوئی۔ فاضل سشن جج نے بحث سننے کے بعد اپنا فیصلہ صادر کر دیا اور دفعہ ۲۵۲ توڑ کر عبدالواحد صاحب کی دو ماہ قید سخت منسوخ کر دی۔ البتہ زیر دفعہ ۳۵۲ کارروائی کرتے ہوئے ایک سال کے لئے ضمانت ۵۰۰ روپیہ کی طلب کی۔ عبدالواحد صاحب پہلے ہی ضمانت پر رہا ہیں۔ اب ان کی ضمانت داخل کر دی جائے گی۔ معلوم ہوا ہے۔ عبدالواحد صاحب ہائی کورٹ میں اپیل دائر کرنے والے ہیں:۔ (نامہ نگار)

اچھوتوں کے جلسہ میں احرار پارٹی کا شور و شر

۲۴ نومبر بروز اتوار لائل پور شہر میں اچھوت اقوام کا ایک جلسہ تھا جس میں انہوں نے جماعت احمدیہ سے لیکچرار طلب کیا۔ اس پر شیخ عبدالرب صاحب نومسلم بھیجے گئے۔ لیکن جب وہ تقریر کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو صدر احرار لائل پور کی تحریک پر احرار پارٹی نے جلسہ گاہ میں یہ کہکر شور مچانا شروع کر دیا۔ کہ قادیانیوں کی تقریر مت سنو۔ اہل ہنود نے احراریوں کی اس حرکت کو سخت ناپسند کیا۔ اور کہا ہم ان کے خیالات بھی سنیں گے۔ صدر جلسہ نے احرار کی اس روش کی سخت مذمت کی۔ اور کہا یہ لوگ ہمارے جلسہ کو خراب کرنا چاہتے ہیں۔ (نامہ نگار)

خواتین کی صنعتی نمائش کے متعلق ایک ضروری اعلان

لجنات اماء اللہ جلد توجہ کریں

گذشتہ سال ایک تقریر کے دوران میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا۔ کہ صنعتی نمائش بجائے قادیان کے باہر کسی جگہ مثلاً لاہور وغیرہ مقام پر ہونی چاہئے۔ اور تمام جماعت کی مستورات کو اپنے ہاتھ کی اشیاء بنا کر اس میں بھیجنی چاہئیں لیکن اس سال بعض مجبوریوں کی وجہ سے احمدیہ خواتین کی آل انڈیا صنعتی نمائش ملتوی کرنی پڑی ہے۔ اور اس کی بجائے اکتوبر ۱۹۳۶ء میں یہ نمائش منعقد کرنے کا ارادہ ہے وما توفیقنا الا باللہ۔ جن بہنوں نے نمائشی اشیاء تیار کی ہوئی ہیں۔ وہ براہ مہربانی اس سال کی نمائش کے لئے ارسال فرمائیں۔ تا ایسا نہ ہو کہ یہ سال صنعتی نمائش کے بغیر رہ جائے اور بہنیں ثواب سے محروم رہیں۔ ۱۵ دسمبر تک نمائشی اشیاء قادیان میں پہنچ جانی چاہئیں۔ اور پوری تفصیل بھی ساتھ ہونی چاہئے۔ یعنی اصل لاگت وقف یا غیر وقف۔ نام اور مکمل پتہ۔ میں بہنوں سے درخواست کروں گی کہ وہ منافعہ خود نہ لگایا کریں۔ کیونکہ اس طرح ہمیں فروخت کرنے میں بہت دقت ہوتی ہے اور لوگ گراں سمجھ کر نہیں خریدتے۔ اس طرح سال بسال تک ہمارے پاس چیزیں پڑی رہتی ہیں۔ اور جو نمائش کا اصل مدعا ہے وہ ضائع ہو جاتا ہے۔

بہنیں اس بات کا خاص خیال رکھیں۔ کہ نمائش کی اصل غرض یہ ہے۔ کہ چیزیں فروخت ہو کر جو منافعہ حاصل ہو۔ وہ اشاعت اسلام کے لئے خرچ کیا جائے۔ لیکن بصورت دیگر بہنوں کی محنت بھی رائیگاں جائے گی۔ اور کارکنات کا بھی وقت ضائع ہو گا۔ اس لئے میں بہنوں سے درخواست کرتی ہوں۔ کہ وہ منافع خود ہرگز نہ لگایا کریں۔

جہاں جہاں لجنہ اماء اللہ قائم ہیں۔ وہ نمائشی اشیاء کے بھجوانے کی دوسری بہنوں کو تحریک کریں اور خود اس میں شامل ہو کر ثواب حاصل کریں۔ اشیاء سب کی سب میرے نام آنی چاہئیں۔

خاکسار:۔ ام طاہر سکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان

ملازمت کے متلاشیوں کیلئے اعلان

محکمہ کمرشل انٹیلیجنس اینڈ سٹیٹسٹکس کی طرف سے اخبارات میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ہمارے ہاں ایک رجسٹر کھولا جائے گا۔ جس میں اس محکمہ کے مختلف گریڈ کی سروس کے لئے امیدواران کے اسماء درج کئے جائیں گے۔ درخواست کنندگان کے لئے لازمی ہے۔ کہ وہ کم سے اس قدر قابلیت رکھتے ہوں۔ جو کہ ہر گریڈ کی آسامی کے لئے ذیل کے نقشہ میں ضروری قرار دی گئی ہے۔

اپر ڈویژن:۔ ۱۰۰-۵-۱۵۰ (ایفیشنسی بار) ۱۰-۲۵۰ کے لئے کم سے کم قابلیت گریجوایٹ (آنرز) ایم اے یا ایم ایس سی اکنامکس اور حساب کے مضامین میں پاس شدہ امیدواروں کو ترجیح دی جائے گی۔

لوئر ڈویژن:۔ ۵۰-۴-۹۰ (ایفیشنسی بار) ۴-۱۳۰ کے لئے کم سے کم قابلیت اکنامکس اور حساب کا گریجویٹ۔

ٹائپسٹ:۔ ۴۰-۴۵-۵-۲/۵-۹۰ کم از کم قابلیت امیدوار کے لئے میٹرکولیٹ ہونا یا سکول لیونگ سرٹیفکیٹ حاصل کرنا ہے۔ ضروری ہو گا۔ کہ ۴۰ الفاظ ایک منٹ میں ٹائپ کرنا جانتا ہو۔

درخواستیں بغرض اندراج نام رجسٹر ڈائرکٹر جنرل آف کمرشل انٹیلیجنس اینڈ سٹیٹسٹکس نمبر ۱ کونسل ہاؤس سٹریٹ کلکتہ کے نام ۱۵ دسمبر ۳۵ء سے پہلے پہلے بھجوائی جانی ضروری ہوں گی۔ درخواست کنندہ کو چاہئے۔ کہ اپنی عمر اور تعلیمی قابلیت کے متعلق کوائف اور کیرکٹر سرٹیفکیٹس اور دیگر کالج میں نیک نامی کے متعلق سرٹیفکیٹس وغیرہ بھجوائے۔ اس کے لئے یہ بھی ضروری ہو گا۔ کہ وہ اپنی درخواست میں اس امر کا بھی ذکر کرے۔ کہ وہ تھوڑے عرصہ کی عارضی ملازمت کو بھی منظور کر سکے گا یا نہیں۔ ان درخواستوں کے متعلق کسی قسم کی خط و کتابت درخواست کنندہ سے نہیں کی جائے گی۔

ناظر امور عامہ۔ قادیان

آنکھوں کی ہر بیماری کے لئے "آنکھوں کا ہسپتال" قادیان کی خدمات حاصل کیجئے:۔

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی نذر حسین ولد میاں محمد شاہ ذات سید سکنہ کوٹ دھراماں تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۳-۱۲-۳۵ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۶-۱۱-۳۵ ۱۹۳۵ء خان بہادر میاں غلام رسول تمیم چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی متعلی ولد ہماؤں ذات بلوچ سکنہ چک ۲۱۵ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۴-۱۲-۳۵ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۶-۱۱-۳۵ خان بہادر میاں غلام رسول تمیم چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی مودر خان ولد لال خان ذات بلوچ سکنہ چک ۲۱۵ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۴-۱۲-۳۵ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۶-۱۱-۳۵ ۱۹۳۵ء خان بہادر میاں غلام رسول تمیم چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔

(مہر عدالت مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی لعل ولد شاہرا ذات بلوچ سکنہ چک ۲۱۵ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۵-۱۲-۳۵ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۶-۱۱-۳۵ ۱۹۳۵ء خان بہادر میاں غلام رسول تمیم چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔

(مہر عدالت مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی عنائتہ ولد جہانہ ذات مسلی سکنہ شاہ جیونہ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۳-۱۲-۳۵ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت۔ درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۶-۱۱-۳۵ خان بہادر میاں غلام رسول تمیم چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی بہاول خان ولد شاہ بیگ ذات بلوچ سکنہ چک ۲۱۵ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۴-۱۲-۳۵ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۶-۱۱-۳۵ ۱۹۳۵ء خان بہادر میاں غلام رسول تمیم چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی علادل ولد شاہ بیگ ذات بلوچ سکنہ چک ۲۱۵ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۴-۱۲-۳۵ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۶-۱۱-۳۵ ۱۹۳۵ء خان بہادر میاں غلام رسول تمیم چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی مراد ولد احمد ذات بلوچ سکنہ چک ۱۷۵ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۵-۱۲-۳۵ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۶-۱۱-۳۵ ۱۹۳۵ء خان بہادر میاں غلام رسول تمیم چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی احمد ولد مراد ذات مسلی سکنہ شاہ جیونہ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۳-۱۲-۳۵ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۶-۱۱-۳۵ خان بہادر میاں غلام رسول تمیم چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔

(مہر عدالت مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی کمبر ولد گنڈا ذات بلوچ سکنہ چک ۲۱۵ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۴-۱۲-۳۵ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۶-۱۱-۳۵ ۱۹۳۵ء خان بہادر میاں غلام رسول تمیم چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔

(مہر عدالت مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی بورڈ قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی ذوالفقار خان ولد غلام جعفر غلام جعفر ولد معود اخان ذات بلوچ سکنہ جالی خورد تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۴-۱۲-۳۵ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۶-۱۱-۳۵ ۱۹۳۵ء خان بہادر میاں غلام رسول تمیم چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ)

خریداران الفضل
جن کے نام وی۔ پی ہونگے

جن خریداروں کا چندہ ۱۶ نومبر ۱۹۳۵ء سے ۱۵ دسمبر ۳۵ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے جس کی فہرست اخبار الفضل نمبر ۱۳۰ میں چھپ چکی ہے۔ وہ اپنا اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ محاسب بھیجدیں۔ اور ہمیں اطلاع دے دیں۔ تاکہ ان کے نام وی۔ پی۔ نہ ہو۔ اور وی۔ پی کا زائد خرچ نہ پڑے۔

(مینیجر)

افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت بُری بلا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر فرد بشر کو اس سے محفوظ رکھے۔ علاوہ روپے کے نقصان کے یہ انسانی صحت کا بھی ستیاناس کر دیتی ہے۔ بدقسمتی سے جسے اس کی عادت پڑ جائے۔ پھر اس کا چھوٹنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ اور ایک طرح سے یہ ایک متعدی عارضہ ہے۔ جب بچے اپنے باپ کو افیون کھاتا ہوا دیکھتے ہیں۔ تو باپ کے دیکھا دیکھی بچوں کو بھی یہ عادت پڑ جاتی ہے۔ گویا یہ بری عادت خاندان کو ہی نکما بنا دیتی ہے۔ ہماری یہ گولیاں انشاء اللہ بہت جلد اس بلا سے نجات دلا دیں گی۔ قیمت ایک سو گولی صرف دو روپے (عہ) محصولڈاک علاوہ۔

بیس سالہ افیون کھانے کی وبا سے نجات مل گئی

مکرم جناب نور احمد خاں صاحب گورنمنٹ کنٹریکٹر سابنھر لیک سے تحریر فرماتے ہیں کہ "آپ کی مرسلہ افیون چھڑاؤ گولیاں ایک شخص کو استعمال کرائی گئیں۔ یہ صاحب قریباً بیس سال سے افیون کھانے کی وباء میں مبتلاء تھے۔ ان کا افیون کھانا قریباً قریباً چھوٹ گیا ہے۔ گولیاں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ تھوڑی گولیوں کی اور ضرورت ہے۔ لہٰذا آپ ایک شیشی گولیاں بذریعہ خط ہذا بھیج دیجئے۔"

ملنے کا پتہ:۔ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

اکسیر تسہیل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے۔ جس کے بروقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے قیمت معہ محصول ڈاک عہ صرف

منیجر شفاخانہ دلبند برقی قادیان

رمضان شریف کا رعایتی اعلان

اللہم صل علی محمد

رمضان المبارک

ڈبل گھنٹی کا الارم ٹائم پیس

ٹھیک وقت پر جگانے

سحری کے ٹھیک وقت پر زور دار گھنٹی بجا کر ... رمضان شریف میں ... روزہ داروں کو جگا دیگا۔ مشہور کارخانہ کا بنا ہوا ٹائم کا سچا خدمت کرنے والا جرمن ٹائم پیس ... برسوں آپ کی ...

گارنٹی ۵ سال۔ قیمت چار روپے

... والا قیمت تین روپے گارنٹی ۵ سال ... پچھلی طرف گھنٹی والا پانچ روپیہ گارنٹی ۵ سال

... ایک سٹ واچ ... سنہری نہایت خوبصورت خوب چمک دار ... یا دوست احباب کو بطور تحفہ عید دیں۔ مضبوط ٹائم کی بنیظیر۔ گارنٹی ۱۰ سال۔ پانچ روپیہ آٹھ آنہ ...

... ٹائم پیس او گھڑی یکمشت منگوانے پر ایک شیشی عطر ایک ریشمی رومال اور دو عدد عید کارڈ بطور تحفہ عید مبارک مفت نذر ہونگے۔

کا پتہ:۔ دہلی واچ کمپنی پوسٹ بکس ۵۵ دہلی

اگر آپکو اپنی رفیق بیوی سے محبت ہے

تو آپ کا فرض ہے۔ کہ اس کے حسن اور صحت کی حفاظت کریں۔ ہم آپ کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ عورت کے حسن اور صحت کو برباد کر دینے والی وہ خوفناک بیماری ہے۔ جس کو سیلان الرحم کہا جاتا ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں۔ کہ ایک سفید زردی مائل یا کسی اور رنگ کی رطوبت بہتی رہتی ہے۔ جس سے عورت کی صحت اور حسن اور جوانی کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ سر میں چکر آنا۔ درد کمر کا ٹوٹنا۔ رنگ زرد۔ اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے۔ حیض بے قاعدہ کبھی کم کبھی زیادہ ہوتا ہے۔ حمل قرار نہیں پاتا۔ اور اگر قرار پا جاتا تو قبل از وقت گر جاتا ہے یا کمزور بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ موذی مرض اندر ہی اندر جسم کو اس طرح کھوکھلا کر دیتا ہے جس طرح لکڑی کو گھن کھا جاتا ہے۔ اس خطرناک بیماری کے دفعیہ کیلئے دنیا بھر میں بہترین دوائی اکسیر سیلان الرحم ہے۔ اس کے استعمال سے پانی کا آنا بالکل بند ہو کر کامل صحت ہو جاتی ہے۔ اور چہرہ پر شباب کی رونق آ جاتی ہے۔ اپنی کیفیت مرض لکھیئے۔ قیمت ڈھائی روپیہ (ہے) نوٹ بکیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔

ملنے کا پتہ

مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور یکم دسمبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے حکم جاری کیا ہے۔ کہ جو شخص آتشزدگی کرتا یا کسی قسم کے فساد میں حصہ لیتا پایا گیا۔ اُسے بلا تامل گولی کا نشانہ بنا دیا جائیگا۔ دو ماہ کے لئے لاہور کی میونسپل حدود کے اندر بازاروں یا پبلک مقامات میں کسی قسم کا اسلحہ مثلاً بندوق۔ چاقو۔ تلوار۔ کرپان لاٹھی یا اور کسی قسم کا ہتھیار لے کر پھرنا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ نیز دو ماہ کے لئے پانچ یا پانچ سے زیادہ اشخاص کے کسی جگہ جمع ہونے کی بھی ممانعت کر دی گئی ہے۔ اور لاہور کی میونسپل حدود کے اندر کرفیو آرڈر جاری کر دیا گیا ہے جس کی رُو سے یکم دسمبر ۱۹۳۵ء سے لیکر تا اطلاع ثانی کوئی شخص ۹ بجے شام سے لیکر ۴ بجے صبح تک گھر سے باہر نہیں نکل سکے گا۔

لنڈن یکم دسمبر۔ رئیوٹر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حبشیوں نے گرالاگوبی پر قبضہ کر لیا ہے۔ جنوبی محاذ میں سوائے ہوائی سرگرمیوں کے کامل سکون طاری ہے۔ حبشی اطالوی پیش قدمی کے پیش نظر ان پر حملہ کرنے سے اجتناب کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ اطالوی گورا ہیئی اور گرالاگوبا تک پہونچ چکے ہیں۔

لنڈن یکم دسمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ دسمبر کے شروع میں اہل حبشہ تمام محاذات پر لڑائی شروع کر دینگے۔ رئیوٹر کا خاص نامہ نگار اطلاع دیتا ہے۔ کہ حبشی افواج متواتر محاذ اول کی طرف روانہ کی جا رہی ہیں۔ شہنشاہ حبشہ نے وڈاجو کو جو ضلع دولویں ولیعہد کا مشیر خاص ہے۔ حکم دیا ہے۔ کہ وہ بھی بلا تاخیر اس محاذ کی طرف روانہ ہو جائے۔

جنیوا یکم دسمبر۔ آج اٹلی کی طرف سے اٹھارہ ممبران کی کمیٹی کو ماسوا برطانیہ اور فرانس کے تنبیہ کی گئی ہے۔ کہ اٹلی ممنوعہ اشیاء میں تیل۔ کوئلہ اور لوہے کی توسیع کی تائید میں ووٹ دینے کو ایک غیر دوستانہ اقدام تصور کریگا۔

کراچی یکم دسمبر۔ کراچی کے روئی کے تجارتی حلقوں میں اس بات کا خدشہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ کہ اگر جنیوا کی لیگ کمیٹی نے ممنوعہ اشیاء میں روئی کی ایزادی کر دی۔ تو کراچی کی روئی کی تجارت کو سخت نقصان پہونچے گا۔

ایتھنز یکم دسمبر۔ یونان میں سیاسی مجرموں کی آزادی کا عام اعلان کر دیا گیا ہے وزیر اعظم یونان نے اعلان کیا ہے۔ کہ گورنمنٹ قومی مصالحت اور قومی ترقی کی پالیسی اختیار کرے گی۔

مدراس یکم دسمبر۔ کل امریکہ کے حبشیوں کے ایک مشن کے ارکان ڈاکٹر ہاورڈ کی زیر قیادت مدراس پہونچیں گے۔

راجا مندری (مدراس) یکم دسمبر۔ راجا مندری کے نزدیک ۱۸ اشخاص جو کشتی میں سیر کر رہے تھے۔ ڈوب گئے۔

کلکتہ یکم دسمبر۔ چار سو سے زائد نظر بندوں کو کلکتہ یونیورسٹی کی طرف سے یونیورسٹی کے مختلف امتحانات میں شامل ہونے کی اجازت دیدی گئی ہے۔

ناگپور یکم دسمبر۔ سر لاری ہیمنڈ صدر انڈین ڈی لیمیٹیشن کمیٹی اور دوسرے ارکان آج مدراس سے ناگپور پہونچے۔ کمیٹی کل مقامی حکومت سے ملاقات کرکے حلقہ ہائے انتخاب کی تعین کے متعلق اپنا کام شروع کرے گی۔

ڈھبری (آسام) یکم دسمبر۔ گذشتہ شب ۱۰ بجکر تیس منٹ پر اور ۱۰ بجکر ۵۳ منٹ پر زلزلے کے دو زبردست جھٹکے محسوس کئے گئے اور سخت گڑگڑاہٹ پیدا ہوئی۔ ملکہ وکٹوریہ کا سنگ مرمر کا بت اور متعدد دوسری عمارات میں شگاف پڑ گئے۔ لوگ خوفزدہ ہو کر گھروں سے بھاگ نکلے۔ کسی قسم کے جانی نقصان کی تاحال کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

نئی دہلی یکم دسمبر۔ گورنر جنرل باجلاس نے ایک غیر معمولی گزٹ کے ذریعہ اعلان کیا ہے کہ پنجاب کریمینل لاء ایمنڈمنٹ ایکٹ ۱۹۳۵ء کا اطلاق صوبہ دہلی میں بھی کر دیا گیا ہے چیف کمشنر دہلی نے نوٹیفکیشن جاری کیا ہے۔ کہ یہ قانون آج سے تمام صوبہ میں نافذ سمجھا جائے گا۔

مدورا یکم دسمبر۔ مدراس ریلوے سیکشن میں پلانی اور پرش پتر کے درمیان پل خراب ہو جانے کی وجہ سے آمد و رفت اور ترسیل ڈاک بذریعہ جہاز ہو رہی ہے

مدراس یکم دسمبر۔ کانگریسی حلقوں میں زبردست کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ کانگریس کے لکھنؤ کے اجلاس میں مسٹر سی راجا گوپال چاریہ صدر منتخب ہوں۔

بھاگلپور یکم دسمبر۔ بہار اور اڑیسہ کے سب ڈپٹی مجسٹریٹ کو ڈسٹرکٹ اینڈ سشن جج نے خیانت مجرمانہ کے الزام میں چار سال قید بامشقت کی سزا دی ہے۔ ملزم کے خلاف یہ الزام تھا۔ کہ اس نے سپول سب ڈویژن میں دائمر لیٹے ریلیف فنڈ میں سے لوگوں میں روپیہ تقسیم کرنے میں ۵۷۲ روپے کی خیانت کی تھی۔

مدراس یکم دسمبر۔ کل واشرمین پٹ کی گورنمنٹ پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ ورکشاپ میں ۲۵۰ مزدوروں نے ۱۶ مزدوروں کی معزولی کے خلاف بطور پروٹسٹ ہڑتال کر دی۔ اب کام ٹھیکیداروں۔ کام سیکھنے والوں اور بعض اینگلو انڈین کارکنوں کے ذریعہ کیا جا رہا ہے۔

کلکتہ یکم دسمبر۔ ایک مقامی مسجد کے تنازعہ کے سلسلہ میں ڈپٹی مجسٹریٹ سیرام پور نے بیس مسلمانوں کی ضمانت نیک چلنی لی ہے۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) انشارو ماتیہ نے روماتیہ کی دو پارٹیوں کے درمیان اختلاف کو دور کر دیا ہے۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ ملک میں جمہوری حکومت قائم ہونے والی ہے۔

کولمبو ۳۰ نومبر۔ اوٹا کمنڈ کی پہاڑیوں میں سونے کی کانوں کی دریافت اور کھدائی کے لئے آسٹریلیا کے ماہر معدنیات سیلون آ گئے ہیں

قاہرہ ۳۰ نومبر۔ مصر میں اہل حبشہ کے لئے امدادی فنڈ جمع کیا جا رہا ہے ہر امیر و غریب اس میں حصہ لے رہا ہے۔

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا) ایڈیٹر غلام نبی